بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵م

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰	۳ فتح ۱۳۴۵ہش ۔ ۱۹ شعبان ۱۳۸۶ھ ۔ ۳ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

–• ربوہ ۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل دوران ملاقات دائیں طرف پسلی میں اور سینہ کے عضلات میں بل پڑ جانے کی وجہ سے ناساز ہو گئی۔ دن بھر بہت تکلیف رہی۔ آج صبح قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

–• قافلہ قادیان کے لئے ربوہ سے جو احباب منتخب کئے گئے تھے۔ کل صبح نو بجے وہ بذریعہ بس لاہور روانہ ہو گئے روانگی سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ملاقات بخشا اور اجتماعی دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔

–• انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت تعلیم کے ماتحت آئندہ امتحان ۹ اور ۱۱ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ العزیز ۲۳ دسمبر کو ربوہ میں اور ۲۵ دسمبر کو بیرونجات میں منعقد ہو گا۔ نصاب درج ذیل ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرماویں۔

نصاب معیار اوّل:۔ ترجمہ پارہ ہفتم نصف آخر

معیار دوم:۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ (جس قدر جانتے ہوں)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

–• مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ ضلع لائل پور کی دونوں آنکھوں میں موتیا اترا ہوا ہے۔ ایک مرتبہ اپریشن کروانے کے باوجود بینائی درست نہیں ہوئی دوبارہ اپریشن کروانا زیر غور ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو جلد صحتِ کاملہ سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

–• کل شب محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی پر مکرم مصطفےٰ احمد خان صاحب سلمہ ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جماعت کے مخلص احباب سے ضروری گزارش

موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ غربا کی طرف سے گرم پارچات کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ جماعت کے دردمند اور مخلص احباب غربا کے لئے نئے یا مستعمل گرم پارچات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء اور برگزیدہ انسانوں کی عظمت مکائد سے ہرگز نہیں پھیلتی

ان کی عظمت جس قدر دنیا میں پھیلتی ہے وہ خدا تعالیٰ خود پھیلاتا ہے

"جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب اکراہ سے آگے ہوئے ہیں۔ گروہوں اور مجلسوں سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہے۔ انبیاء میں انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ ان کی بڑی آرزو ہوتی ہے کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کریں مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے فطرت ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کریں۔ اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا میں پھیلتی ہے وہ مکائد سے ہرگز نہیں پھیلتی بلکہ خدا تعالیٰ پھیلاتا ہے۔ ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ ان کے کام میں اعجاز اور پیشگوئیاں بے نظیر ہوتی ہیں۔ اگر معجزات نہ ہوتے تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتیں۔ کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھ کر لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔

ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ میں آپ کا مخالف ہوں مگر آج کل مجھے یہ حیرانی ضرور ہے کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیوں ہے۔ دنیا میں وہ انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے۔ سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہے جب تمام شواہد کو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ماموروں کو ایسی بات نہ ملے تو پھر ان کی سچائی کا کیا ثبوت ہے۔ شاہی سند اس کے پاس ضرور ہونی چاہیئے آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اسے رات کہے تو کب تک کہہ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آتا ہے وہ دلائل، شواہد، آثار، اخبار، زمینی نشان، آسمانی نشان، سماوی تائیدات، قبولیت وغیرہ لے کر آتا ہے۔ اس کی اخلاقی حالت اور تعلق خدا سب اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایک نیک دل اگر یقین کیلئے کافی ثبوت چاہے تو اسے فکر کرنے سے مل جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۰۳، ۴۰۴)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۶ء

امت محمدیہ اور انبیاء علیہم السلام

(۲)

گزشتہ قسط میں جو حقیقۃ الوحی کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ اس میں کس صفائی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود کو ممیز کیا ہے۔ امت محمدیہ میں بھی محدث ہوئے ہیں۔ جن میں امتیت اور نبوت کی دونوں شانیں تھیں مگر ایک ایسا ہوا جو مسیح موعود کہلاتا ہے۔ اور امتی نبی بھی۔ دوسرے لفظوں میں ہر امتی نبی محدث ہوتا ہے۔ مگر ہر محدث امتی نبی نہیں ہوتا۔ جس طرح ہر شیر میں چیتے کی صفات ہوتی ہیں۔ مگر ہر چیتے میں شیر کی صفات نہیں ہوتیں۔ اس کی مزید وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک غلطی کے ازالہ میں اس طرح فرمائی ہے کہ

"اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں پاسکتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ ایک مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں۔ یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

حیرانی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو "نبی" فرماتا ہے۔ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو "نبی اللہ" فرماتے ہیں خود مسیح موعود علیہ السلام "ہم نبی ہیں" فرماتے ہیں۔ نہ تو اللہ تعالیٰ جھجکتا ہے نہ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جھجکتے ہیں نہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام جھجکتے ہیں مگر خدا جانے ان دوستوں کو مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی کہتے ہوئے کیا شرم دامنگیر ہوجاتی ہے کہ ولایت کے زمرے کو بچک کر رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ ولایت کا زمرہ اتنا وسیع ہے کہ نہ صرف امتی نبی اور نہ صرف نبی بلکہ خاتم النبیین کو بھی گھیر لیتا ہے۔ بے شک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ولایت کے زمرے میں ہیں۔ جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ولایت کے زمرے میں بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی ہیں۔ جب زمرہ ولایت میں ہونا خاتم النبیین ہونے سے نہیں روکتا تو امتی نبی ہونے سے کیوں روکتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امتی نبی کو اسی لئے انوکھا کہا ہے۔ کہ وہ اب تک صرف ایک ہی ہوا ہے۔ نہ ایسا نبی پہلی امتوں میں ہوا ہے۔ اور نہ امت محمدیہ میں ہوا ہے بلکہ محدث کہلانے والے پہلی امتوں میں بھی ہوتے ہیں اور امت محمدیہ میں بھی ہوتے ہیں۔

ہمیں مجال ہی کیا ہے کہ ہم نبی نہ کہیں
خدا نے آپ جناب "نبی" ہے نام ترا

زمرہ ولایت اور زمرہ نبوت کا جھگڑا تو ان سب دوستوں کا خود پیدا کردہ ہے۔ ورنہ اصل سوال تو مستقل نبی اور امتی نبی کا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ثابت فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ میں محدث اور امتی نبی بھی ہوسکتا ہے مگر پہلی امتوں میں صرف محدث ہی ہوسکتے تھے۔ پہلے جو نبی ہوئے ہیں وہ مستقل ہی تھے۔

لاہوری ہفت روزہ اپنے اداریہ میں حوالہ دے کر لکھتا ہے کہ

"دیکھ لیا آپ نے؟ کیا محدث کو آپ زمرہ انبیاء میں شامل کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعودؑ جو اپنے آپ کو امتی نبی یعنی محدث قرار دیتے ہیں امتی نبی ہونے کی وجہ سے انبیاء میں کیسے شامل ہوگئے؟"

حوالہ کے الفاظ پھر زیر غور لایئے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

"سو یہ بات کہ اس کو (یعنی مسیح موعودؑ کو) امتی بھی کہا اور نبی بھی، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت کی اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے، لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگ سے رنگین ہوتی ہے۔"

بتایئے یہاں زمرہ ولایت کا کہاں ذکر ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے مستقل نبی اور امتی نبی میں یہ فرق بتایا ہے کہ مستقل نبی میں صرف نبوت کی شان پائی جاتی ہے امتیت کی شان نہیں پائی جاتی۔ مگر امتی نبی میں محدث کی طرح دونوں شانیں پائی جاتی ہیں۔ اس سے اداریہ نویس کا یہ استدلال کہ آپ نے "امتی نبی" کے الفاظ محدث کے معنوں میں استعمال کئے ہیں محض زبردستی ہے۔ آپ نے تو صرف یہ کہا ہے کہ جیسے کہ محدث میں بھی دونوں شانیں امتیت اور نبوت پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح امتی نبی میں بھی یہ دونوں شانیں پائی جاتی ہیں۔ مگر مستقل نبی میں صرف نبوت کی شان پائی جاتی ہے۔ اسی طرح جس طرح شیر کے معنی اس لئے چیتا نہیں کیونکہ دونوں میں بہادری کا وصف پایا جاتا ہے۔ (باقی)

مُردوں کو زندگی تم دو گے کہاں سے پہلے
مانگ لو سانس مسیحائے زماں سے پہلے
ذہن آوارہ ہیں کیا کھیلو گے روحوں کا شکار
تیر تو جوڑ لو تم دل کی کماں سے پہلے

بجھالی دیں کی اشاعت کی پیاس تم نے بھی
قرارداد تو کر دی ہے پاس تم نے بھی
ہے خیر اس میں کہو "فتنہ" احمدیت کو
بجا تو رکھنے ہیں ہوش و حواس تم نے بھی

تنویر

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپکی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب ہوسکتا ہے۔ صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل)

"امام کا مقام یہ ہے کہ وہ حکم دے ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے ماموریں دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی میں دیکھتے اور وہ کچھ جانتے ہیں جس سے دوسرے بے خبر ہوتے ہیں اس لئے اس راہ میں ان کی اطاعت ہی بابرکت ہوتی ہے اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اطیعوا اللّٰہ والرسول
لعلکم ترحمون۔
(آل عمران ع ۱۴)

"تم اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

خدا تعالیٰ کے رسول کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کھینچنے کی باعث ہوتی ہے۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وما ارسلنا من رسولٍ
الا لیطاع باذن اللّٰہ۔
(النساء ع ۹)

دنیا میں رسول کو بھیجنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اسکی راہنمائی میں قدم بڑھایا جائے۔ پس روحانی سلسلوں میں اصل الاصول اطاعت ہوتی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھو کہ اطاعت
اطاعت اطاعت خلاصہ ہے
دین کا۔"
(الفضل ۱۵ جون ۴۴ء)

خدا تعالیٰ کے ایک مامور و مرسل کی بیعت کر کے ایک انسان اس کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیتا ہے پھر اپنی مرضی اور اپنی خواہشات کو اس کی خاطر قربان کر دیتا اسی کی اطاعت میں محو ہو جاتا اور اسی کے منشاء کے مطابق کام شروع کر دیتا ہے۔

انبیاء اور ماموریں کے خلفاء بھی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ انہی کے نائب اور انہی کے قائم مقام ہوتے ہیں اور انہی کے مقاصد کی تکمیل انکا مقصد ہوتی ہے۔ اس لئے وہ انبیاء اور ماموریں کی وفات کے بعد اپنے وقت کے امام ہوتے ہیں اُن کی اطاعت بھی جماعتِ مومنین پر اسی طرح فرض ہوتی ہے جس طرح ماموریں اور مرسلین کی اطاعت۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اطاعت جس طرح نبی کی
ضروری ہے ویسے ہی خلفاء
کی ضروری ہے۔"
(الفضل ۱۷۔ فروری ۳۵ء)

سیدنا حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ الامام جُنّۃٌ یقاتل من ورائہ۔ وقت کا امام ایک ڈھال کا کام دیتا ہے جماعت مومنین اس کے پیچھے ہو کر اسکے نقشِ قدم پر چلتی اور اس کی اتباع میں روحانی جنگ لڑتی ہے اس ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"الامام جنۃ یقاتل
من ورائہ یعنی امام
ایک ڈھال ہوتا ہے اور
مومن اس ڈھال کے پیچھے
سے لڑائی کرتا ہے۔ مومن
کی ساری جنگیں امام کے پیچھے
کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔"
(الفضل ۵۔ جون ۳۷ء)

نیز حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"امام کا مقام تو یہ ہے کہ
وہ حکم دے اور ماموم کا
مقام یہ ہے کہ وہ پابندی
کرے۔"
(الفضل ۵ جون ۳۷ء)

ایک مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی کو امام کی مرضی کے تابع کر دے۔ اپنی خواہشات کو امام کی خواہش کے تابع بنا دے۔ اپنی تدبیروں کو امام کی تدبیر کے تابع کر دے۔ اور اپنے سامانوں کو امام کے سامان کے تابع کر دے اور پھر اس کے ارشادوں پر چلتا چلا جائے کہ اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"امام اور خلیفہ کی ضرورت
یہی ہوتی ہے کہ ہر قدم
جو مومن اٹھاتا ہے اس کے
پیچھے اٹھاتا ہے اپنی مرضی
اور خواہشات کو اس کی
مرضی اور خواہشات
کے تابع کرتا ہے اپنی تدبیروں
کو اس کی تدبیروں کے
تابع کرتا ہے اپنی آرزوؤں
کو اس کی آرزوؤں کے تابع
کرتا ہے اور اپنے سامانوں
کو اس کے سامانوں کے تابع
کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر
مومن کھڑے ہو جائیں تو
ان کے لئے کامیابی اور فتح
یقینی ہے۔"
(الفضل ۴ ستمبر ۳۷ء)

ایک مومن جب اپنے امام کے ہاتھ پر بیعت کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ ہر بات میں اپنے امام کے منہ کی طرف دیکھتا ہے اور کسی ایسے امر کو زیرِ بحث نہیں لاتا جس کے متعلق امامِ وقت اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہوں۔ کیونکہ یہ امر اطاعت کے منافی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبیّ"

خدا کے نبی کی موجودگی میں تمہاری زبانیں گنگ ہو جائیں وہ جس امر کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر دے اس کے متعلق تم اپنی کسی ذاتی رائے کا اظہار نہ کرو کہ یہ امر سوءِ ادبی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فرماتا ہے:۔

انما کان قول المومنین
اذا دعوا الی اللّٰہ
ورسولہ لیحکم بینھم
ان یقولوا سمعنا و
اطعنا واولٰئک
ھم المفلحون ومن
یطع اللّٰہ ورسولہ
ویخش اللّٰہ ویتقہ
فاولٰئک ھم الفائزون
(النور ع ۷)

"مومنوں کا جواب جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوا کرتا ہے کہ ہم نے سُنا اور ہم نے مان لیا اور وہی لوگ کامیاب ہُوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقوےٰ اختیار کریں وہ بامراد ہوتے ہیں۔"
(تفسیرِ صغیر)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول جب کسی بات کے متعلق فیصلہ دے دیں اور اپنی رائے کا اظہار کر دیں تو مومن اسے بلا چون وچرا تسلیم کر لیتے ہیں کہ اس کے خلاف طرزِ عمل تقوےٰ کے خلاف ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خشیت کے منافی۔ یہی وہ راہ ہے جس پر گامزن ہو کر مومن اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوزِ عظیم اور فلاحِ دارین حاصل کرتے ہیں۔

اور مومن جس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اتباع کا کامل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اسی طرح وہ ان کے خلفاء کی اطاعت کا بھی بلند ترین معیار قائم رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان کی رائے امام کی رائے کے تابع ان کی خواہشات امام کی خواہشات کے تابع ان کی آرزوئیں امام کی آرزوؤں کے تابع اور ان کے اعمال امام کی متعین کردہ راہ عمل کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے متبعین کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جب امام کے ہاتھ پر بیعت
کر چکے اور اس کی اطاعت کا
اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں
امام کے منہ کی طرف دیکھتے
رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔"
(الفضل ۵ جون ۳۷ء)

ایک بار جب ایک مرکزی درسگاہ میں ایک علمی مباحثہ میں ایک ایسے امر کو زیرِ بحث لایا گیا جس کے متعلق حضور اپنی رائے کا اظہار فرما چکے تھے۔ تو حضور رضی اللہ عنہ نے اس پر خفگی اور ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے اسے سوءِ ادبی قرار دیا اور فرمایا

"علم النفس کی رو سے ڈیبیٹ
کرنا سخت مضر ہے اور بعض
اوقات سخت نقصان کا موجب
ہو جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک
مسائل ہیں جن کو کچے کی ہر
مدرسہ اہلیت نہیں رکھتا۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا یہاں ایک ڈیبیٹ ہوئی اور جس کی شکایت مجھ تک بھی پہنچی تھی۔ اس میں اس امر پر بحث تھی کہ ہندوستان کے لئے مخلوط انتخاب چاہیئے یا جداگانہ۔ حالانکہ میں اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں اور یہ سوءِ ادبی ہے کہ اس بات کا علم ہونے کے باوجود کہ میں ایک امر کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں پھر اس کو زیرِ بحث لایا جائے۔ جن امور میں خدا تعالےٰ یا اس کے رسول یا اسکے خلفاء اظہار رائے کر چکے ہوں ان کے متعلق بحث کرنا گستاخی اور بے ادبی میں داخل ہے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ تو محض کھیل ہے لیکن کیا کوئی کھیل کے طور پر اپنے باپ کے سر میں جوتیاں مار سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۱۔ مارچ ۳۹ء)

پس جن امور میں خدا تعالےٰ یا اس کے رسول یا اس کے خلفاء اظہار رائے کر چکے ہوں۔ ان امور کو زیر بحث لانا اور ان کے متعلق اظہار رائے کرنا گستاخی اور بے ادبی میں داخل ہے۔ یہ اصول ہمارے چھوٹوں اور بڑوں۔ عورتوں اور مردوں غرضیکہ سبھوں کے ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ کامل اطاعت اسی میں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اطاعت کا یہ اعلےٰ معیار ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق دے۔ خلافتِ ثالثہ کے اس بابرکت عہد میں صرف حضور ایدہ اللہ گویا ہوں اور ہم سب کی زبانیں گنگ اور ہمارا اندازِ فکر ہمارے اعمال ہمارے افعال ہمارے کردار۔ ہماری آراء اور ہمارے نظریات ہمیشہ "سمعاً وطاعۃً" کے آئینہ دار ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

رمضان المبارک کے ضروری مسائل
اور
اس کی برکات

رمضان المبارک میں اب چند دن رہ گئے ہیں۔ نظارت ہذا تمام جماعتوں کو اس مبارک مہینہ کے روزے رکھنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ قرآنِ کریم میں اس مبارک مہینہ کے متعلق ارشاد ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ) کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا اور کلامِ الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق حدیثِ قدسی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ الصوم لی وانا اجزی بہ۔ کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل بالغ مرد وزن پر روزہ واجب ہے جو بیماری یا سفر کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر پر رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اُن کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(۲) بیمار اور مسافر کے لئے قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ من کان مریضاً او علیٰ سفرٍ فعدۃٌ من ایامٍ اخر۔ کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے تاکہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے۔ اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔

(۳) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق فدیہ ادا کرے۔ حاملہ یا دُودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے۔ یعنی وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کرسکتی ہے۔

(۴) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقوےٰ و طہارت اور صداقت قول اور صداقت عمل میں گذارے۔ اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کلی اجتناب کرے۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہٖ فلیس للہ حاجۃٌ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ نہیں چھوڑتا۔ اور جھوٹی کارروائیوں سے باز نہیں آتا خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کے بھُوکے پیاسے رہنے سے سروکار نہیں۔

(۵) روزوں کے ایّام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوتِ قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے اور رمضان کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(۶) رمضان المبارک کے مہینہ میں صدقہ وخیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامیٰ اور بیوگان کی امداد حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ رمضان کا یہ صدقہ وخیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(۷) رمضان المبارک کی عظیم الشان برکت کا ذکر حدیثوں میں آتا ہے:۔

اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنّۃ وفی روایۃ ۔۔۔۔۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جھنّم وسلسلت الشیاطین۔ (بخاری کتاب الصوم)

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئیے جاتے ہیں۔

عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طرف احباب کو توجہ دلاتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رمضان المبارک میں درس قرآن کریم

حسبِ معمول امسال بھی رمضان المبارک میں بعد نماز ظہر روزانہ قرآنِ کریم کا درس مسجد مبارک ربوہ میں ہوا کرے گا۔ مندرجہ ذیل چھ اصحاب باری باری درس دیں گے:۔

نمبر شمار	درس کنندہ	حصہ درس
۱۔	مولانا ابو العطاء صاحب	سورۃ فاتحہ تا نساء
۲۔	مولوی محمد صادق صاحب	سورۃ مائدہ تا توبہ
۳۔	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ یونس تا مریم
۴۔	ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب	سورۃ طٰہٰ تا سجدۃ
۵۔	مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	سورۃ احزاب تا ق
۶۔	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	سورۃ الذاریات تا لھب

آخری تین سورتوں کے درس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی جو حضور نے منظور فرمالی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

احمدی بچّے وقفِ جدید میں شامل ہو کر ثابت کر دیں کہ یہ چھوٹے چھوٹے نازک کندھے دینِ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر بڑے سے بڑے بوجھ اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں!

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ذکرِ خیر

(۱)

—(مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)—

محترم بھائی مولانا جلال الدین صاحب شمس گو ہماری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ مگر ان کے کارنامے انشاء اللہ زندہ رہیں گے مرحوم کی علمی قابلیت مخالف و موافق دونوں مانتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ

(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے مرحوم نے صحیح معنوں میں استفادہ کیا تھا۔

(۲) مولانا مرحوم کو قرآن کریم کے معارف سے حصہ وافر دیا گیا تھا۔ اور آپ کا اس سلسلہ میں گہرا مطالعہ تھا۔ انگلستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے ماتحت تقریباً گیارہ سال قیام کیا۔ وہاں مختلف سوسائیٹیوں میں آپ تعارف کرتے تھے۔ کئی احباب آپ کے پاس ہٹن ہاؤس میں پہنچکر استفادہ کرتے

۳۔ لنڈن میں ہائیڈ پارک ایک سیرگاہ ہے۔ وہاں ہر شخص کو کھلے بندوں اپنا مافی الضمیر پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس جگہ مولانا موصوف کا ایک پادری سے سال بھر مناظرہ ہوا۔ ابتداء میں چند آدمی مناظرہ سننے والے ہوتے تھے۔ مگر پھر ترقی ہو گئی۔ حتیٰ کہ پانصد تک حاضری ہو گئی۔ کبھی پادری اسلام پر اعتراض کرتا تھا۔ اور مولانا جواب دیتے تھے۔ اور کبھی مولانا عیسائیوں کے اصولوں کا باطل ہونا ثابت کرتے تھے۔ اور پادری جواب دیتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے مولانا کو فتح بخشی۔ اور پادری کو شکست فاش ہوئی۔ مناظرہ کے اختتام پر جب سامعین سے رائے لی گئی تو پادری کے حق میں صرف اس شخص کا ووٹ تھا۔ جو ان کی کتابیں اٹھا کر لایا تھا۔ اور باقی سب ووٹ محترم شمس صاحب کے حق میں تھے۔

۴۔ متحدہ ہندوستان کے وقت آریوں و عیسائیوں سے آپ کے مناظرات ہوئے۔ ملکانہ کے ارتداد کے زمانہ میں آپ کو حضرت اقدس نے بہت بڑی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ مناظرات پر ہمیشہ آپ کو بھجوایا جاتا تھا پنڈت رامچندر سے دہلی میں مولانا موصوف کا کامیاب مناظرہ ہوا۔ جو شائع شدہ ہے پادری عبد الحق سے آپ کے مناظرات ہوئے۔ جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں شیعوں سے آپ کا مشہور مناظرہ۔ "کلمۃ الحق" شائع شدہ ہے۔ پنجاب میں بالخصوص اور دوسرے صوبوں کے بڑے بڑے شہروں میں بالعموم آپ کے کامیاب لیکچر ہوئے۔ آپ کا بیان نہایت سادہ ہوتا تھا۔ مگر ٹھوس دلائل سے پُر ہوتا تھا اور سامعین نیا علم لے کر گھروں کو واپس جاتے تھے۔ جن جن علاقوں میں آپ مناظرہ یا لیکچر کے لئے تشریف لے گئے آج تک ان علاقوں کے احباب آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور آپ کو یاد کرتے ہیں۔ مناظروں اور لیکچروں کے نتیجہ میں بہت سے احباب کو سلسلہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

۵۔ مولانا کی وفات درحقیقت شہادت کی وفات ہے۔ آپ نے اسلام اور سلسلہ کی خدمت میں اپنی صحت کی کبھی پرواہ نہیں کی تھی ۲ سال کی بات ہے کہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے رپورٹ کی۔ کہ مکرم شمس صاحب کو پلورسی کی تکلیف ہے۔ اور صحت کمزور ہو رہی ہے۔ حضور ایسے جاں نثاروں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضور نے صدر انجمن کو ہدایت فرمائی۔ کہ شمس صاحب کا علاج کرایا جائے چنانچہ حضور کے ارشاد پر میو ہسپتال میں علاج کرایا گیا اور گرمیوں میں کوئٹہ میں رہائش کا انتظام کیا گیا۔ اسکے نتیجہ میں آپ کی صحت اچھی ہو گئی۔ چنانچہ مولانا موصوف نے بعد میں بھی کئی خدمات جلیلہ سرانجام دیں۔

۶۔ آپ کو ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی بھی تکلیف تھی۔ اور ہمیشہ علاج معالجہ بھی کرتے رہتے تھے۔ مگر سلسلہ کے کام میں بہت منہمک اور مشغول رہتے تھے مولانا موصوف کی بیگم صاحبہ نے چند دن ہوئے ذکر کیا کہ اگر ہم ان کے کمرہ میں کسی ضرورت کے لئے جاتے تھے تو ان کو آنے اور جانے والے کا کچھ علم نہ ہوتا تھا اور اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ محترم مولانا کی وفات دل کے دورہ سے ہوئی اس بیماری کا باعث بھی دن رات کی محنت ہے۔ جو آپ سلسلہ کی خاطر سرانجام دیتے تھے۔

(۲)

—(مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل)—

حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ اور پایہ کے عالم تھے۔ میرا گاؤں آپ کے گاؤں کے پاس تھا۔ ہم بچپن میں اکٹھے مدرسہ احمدیہ قادیان جایا کرتے تھے۔ آپ بچپن میں ہی بہت کم گو۔ محنتی اور تقویٰ شعار اور عبادت گذار تھے۔ اُن دنوں حضرت المصلح الموعود ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے

۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء کو ہم نو احمدی مبلغین یورپ کے مختلف ممالک (دو اٹلی دو فرانس۔ دو سپین دو جرمنی اور ایک لنڈن) کے لئے لنڈن پہنچکر تین چار ماہ تک آپ سے ٹریننگ لیتے رہے۔ آپ نے وکٹوریہ اسٹیشن پر گرمجوشی سے کئی ایک نامہ نگاروں کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور ہماری رہائش۔ خوراک اور غیر زبانیں سیکھنے کے لئے بہت اعلیٰ انتظام کر دیا۔ ہر اتوار کو ہائیڈ پارک لے جاتے ماہواری میٹنگز میں اور تقریریں کرواتے۔ آپ رات اور دن پروگرام بنا کر وقت مقررہ پر ہم سب کو قرآن مجید حدیث اور ضروری مسائل پڑھاتے اور تعلیم و تربیت کرتے آپ کا ہم سے حسن سلوک۔ تعاون نہایت مشفقانہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ بخشے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۳)

—مکرم روشن دین صاحب اف اوکاڑہ—

میں بچپن میں طالب علمی کے زمانہ سے حضرت مولانا شمس صاحب کو دیکھتا رہا ہوں نماز کو جاتے وقت بھی ان کا مطالعہ ہی کی طرف خیال رہتا تھا اور عام لڑکوں کی طرح کسی طرف دھیان ہی نہ دیتے تھے۔ اعتکاف کے دنوں میں آپ کے درس اور شرح قصیدہ سنانے کا ایک خاص رنگ ہوتا تھا۔ مناظر آپ اس پایہ کے تھے کہ ابھی فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہی تھے کہ آپ اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید والا ایک مناظرہ پر آئے۔ مقابلہ پر عبد الرحیم اور مولوی محمد علی لکھوکے والے تھے۔ ہماری طرف سے شمس صاحب رض تھے۔ ہمارے علاقہ کے ایک معزز غیر از جماعت زمیندار رائے نوشیر خان نے اختتام مناظرہ پر کہدیا غیر احمدی علماء احمدی مناظر کے دلائل کو نہیں توڑ سکے اسی طرح ایک دفعہ جنڈانوالہ کے قریب ایک مناظرہ ہوا۔ اس میں مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑ ہمارے مقابلہ پر تھے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالےٰ عنہ صدر تھے اور مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین مناظر تھے۔

مولوی محمد حسین صاحب نے اپنی ناکامی کو دیکھتے ہوئے کہ ایک بچہ سے مناظرہ کر رہا ہوں۔ حضرت شمس صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب ہم نے مولوی نور الدین سے مناظرہ اور گفتگو کی ہے حافظ روشن علی صاحب سے مناظرے کئے مولوی غلام رسول راجیکی سے بحث کی ہے اور آج تم ایک بچہ کو ہمارے مقابلہ پر کھڑا کر رہے ہو۔

حضرت شمس رضی اللہ کے جواب سے وہ اور بھی شرمندہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا مولوی صاحب آپ کی ذلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ نے ہمارے استاد سے مناظرہ کیا اور پھر شاگردوں سے مناظرہ کیا اور اب شاگردوں کے شاگردوں سے مناظرہ کر رہے ہیں۔ کیا اس میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت نہیں ملتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس کار خیر کا احسن بدلہ دے — اور مقام آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود کے قرب میں جگہ عطا فرما دے۔

(۴)

—مکرم محمد منظور صاحب صادق لاہور—

راقم الحروف کو ربوہ میں اپنے چھ سالہ قیام کے دوران حضرت شمس صاحب کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ دشمنان اسلام کے لئے آپ بلا شبہ تیغ برہنہ تھے۔ تمام خوبیوں اور کمالات کے باوجود آپ نہایت منکسر المزاج اور حلیم الطبع تھے۔ ہر ایک کے ساتھ دلی محبت و شفقت سے پیش آتے آواز میں رعب تھا۔ چہرہ ہنس مکھ اور طبیعت میں نرمی تھی۔

ایکدفعہ جب آپ کے دفتر کے ایک مددگار کارکن (جو کہ میرے ساتھ رہائش رکھتے تھے) بیمار ہوئے تو حضرت مولانا صاحب خود ایک گلاس میں دودھ لے کر عیادت کے لئے تشریف لائے اور پھر اکثر اسکے متعلق دریافت فرماتے

آپ کی جدائی سے جماعت ایک عظیم عالم باعمل اور قابل رشک مقرر اور مناظر سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرت مصلح موعود رض کی رحلت کو ابھی ایک سال بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ جماعت کو ایک اور صدمہ سے دوچار ہونا پڑا جس نے پہلے غم کو ایک دفعہ پھر تازہ کر دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا صاحب رض کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے بعد آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی اولاد کو آپکا صحیح جانشین بنائے۔ آمین

دعا کی برکات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ڈیرہ غازیخاں کے ایک دوست مکرم اقبال محمد خاں صاحب بلوچ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ عاجز عرصہ تین ماہ سے اس ملازمت کے لئے کوشش کر رہا تھا۔ حضور کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے بھی تحریر کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے مجھے میرے مقصد میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ شکرانہ اور صدقہ جاریہ کے طور پر یہ عاجز اپنی آمدنی میں سے مبلغ یکصد روپیہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون دینے کا وعدہ کرتا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ خاں صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

دیگر ملازم حضرات بھی اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ

تحریک جدید کے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرنیوالے دوستوں کیلئے دعا کی درخواست

امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اکثر احباب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ فرمایا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی جملہ مشکلات دور فرمائے اور اپنے خاص فضلوں کے دروازے کھولدے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکر احباب

والد محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی لاہور کی وفات پر مختلف جماعتوں کے متعدد دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط آرہے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ عنقریب سب کے جواب دے دوں۔ مگر سردست اخبار کے ذریعہ ان تمام مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پسماندگان کو ہمدردی اور برادرانہ اُلفت سے بھرپور خطوط بھجوائے ہیں۔

(شیخ عبد الماجد احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کو سیڑھی پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ ان چوٹوں کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی ہے۔ قارئین کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار چوہدری بشیر محمد آف بیگم کوٹ دار النصر ربوہ

۲۔ میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رضیہ ربوہ)

۳۔ میری چھوٹی ہمشیرہ کو تین چار یوم سے بخار آتا ہے اور رات کو زیادہ ہوجاتا ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں احباب جماعت ان ہر دو کی صحت و سلامتی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

(ناصرہ از ربوہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۶/۱۱/۶۶ کو جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی کا اجلاس زیر صدارت محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کرامت اللہ صاحب حبیب نے کی بعد ازاں صاحب مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب مربی سرگودھا شہر اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ دوسرے دن مورخہ ۲۷/۱۱/۶۶ کو درس قرآن پاک مولوی قمر الدین صاحب نے دیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد اشرف صاحب مربی سرگودھا شہر نے تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

بستی اللہ بخش ضلع رحیم یارخاں

مورخہ ۱۹/۱۱/۶۶ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ بستی اللہ بخش ضلع رحیم یارخاں کا تربیتی اجلاس مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ رحیم یارخاں کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عبد الحلیم صاحب جاوید متعلم گورنمنٹ کالج رحیم یارخاں نے کی اور مولوی محمد شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار نے پانچ منٹ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم خانپور نے تقریر فرمائی۔ خاکسار نے نظم پڑھی۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ ۱۰ بجے دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس انجام پذیر ہوا۔

(خاکسار سلیم احمد ناصر متعلم گورنمنٹ کالج رحیم یارخان)

لالہ موسیٰ

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم نصیر احمد صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ ۲۰/۱۱/۶۶ کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم شیخ عبد الحق صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد علی صاحب ظفر شاہد نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر شاہد مربی گجرات۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد۔ مکرم محمد علی صاحب ظفر اور سلطان محمود انور نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر نے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ جلسہ رات کے دس بجے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ (نامہ نگار)

گوٹھ چوہدری نذیر احمد باجوہ

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات ۷ بجے شام گوٹھ چوہدری نذیر احمد باجوہ ضلع حیدرآباد میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم عبد الرحیم خاں صاحب نے ادا فرمائے۔ مکرم محمد رفیق صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم سید محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید نے تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے اسلام کے عقیدہ توحید پر روشنی ڈالی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور حضور کی بلند شان کو بیان فرمایا۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ میں غیر مسلم بھی شریک ہوئے اور دلچسپی سے تقاریر کو سنتے رہے۔

(خاکسار رفیق احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گوٹھ نذیر احمد باجوہ)

دعائے مغفرت

چوہدری مشتاق احمد صاحب جو کہ چوہدری نظام دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود چاہ احمدیاں والہ ضلع ملتان کے فرزند تھے مورخہ ۲۶/۱۱ کو چک ۴۶۰ ہ ر میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ان کا جنازہ غائب بھی ادا کیا جائے۔ کیونکہ یہاں پر صرف چند احمدی جنازہ میں شامل ہو سکے۔

(خلیل الرحمٰن سکنیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماہنی سیال)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کیلئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۵:-

میں پری بی بی اہلیہ محمد مکرم علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر -/۲۵۰ روپے کان کا پھول طلائی وزنی ½ ۱ تولہ ہار طلائی وزنی ۲ تولہ۔ ہار طلائی وزنی ½ ۱ تولہ سونا کل وزن ۷ تولہ قیمت -/۲۰۰۰ روپے پاؤں کی کڑیاں نقرئی ۱۳ تولہ کمر پٹہ ۱۲ تولہ کل قیمت مبلغ ۴۰۰ روپے کل قیمت زیورات مع حق مہر -/۲۷۵۴ روپے اس کے علاوہ غیر منقولہ جائداد اراضی زرعی ایک ایکڑ تین گونٹھ قیمتی مبلغ -/۲۰۰۰ روپے۔ کل جائداد کی قیمت ۴۷۵۴ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان قادیان کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گی یا ورثہ مجھے کہیں سے ملے گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میں اپنی زمین کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:- پری بی بی اہلیہ مکرم علی صاحب ساکن پنکال

گواہ شد:- شیخ محمد گجراتی درویش قادیان حال پنکال

گواہ شد:- محمد مکرم علی خاوند موصیہ ساکن پنکال۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۱:-

میں عمر الدین ولد محمد عمر صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن قادیان ڈاکخانہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۴/۶/۶۶ حسب وصیت وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔

۲۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے سرمایہ دکان -/۵۰۰ روپے اس کے علاوہ میری کوئی اور منقولہ جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے اپنی دکان سے اندازاً -/۵۰ روپیہ ماہوار آمدنی ہوتی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد۔ عمر الدین دہلوی۔ گواہ شد:- قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲۔ قادیان

گواہ شد:- شیخ محمد موصی نمبر ۱۰۰۲۹۔ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۶۴۷:-

میں عبدالعزیز خان ولد محمد سعید صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد۔ صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:-

۱۔ میرے حصہ کا مکانات ہیں۔ جو ہم چار بھائیوں اور چھ بہنوں میں مشترکہ ہیں اور ابھی تک یہ جائداد تقسیم نہیں ہوئی۔ ان چاروں مکانات کی ملکیت اس طرح ہے کہ گویا ایک ہی مکان کے چار حصے ہیں اور محلہ قاضی پورہ حیدر آباد میں واقع ہیں حدود اربعہ یہ ہے:-

مشرق سڑک قاضی پورہ روڈ، مغرب روڈ قاضی پورہ شمالی مکان نعیم الدین احمد خان صاحب جنوب مکان نصیر الدین احمد خان۔ اس جائداد کی موجودہ قیمت اندازاً -/۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ ہے۔

۲۔ میری ایک دکان بیٹری چارجنگ کی ہے جس میں اندازاً دو ہزار روپیہ سرمایہ لگا ہوا ہے جس سے مجھے اندازاً -/۳۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- عبدالعزیز خان۔ گواہ شد:- سراج الحق انسپکٹر بیت المال قادیان مقیم حیدر آباد (آندھرا)

گواہ شد:- محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد (آندھرا)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۰:-

میں شہزادی بیگم زوجہ احمد حسین قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے اور نہ ہی کسی قسم کا زیور ہے البتہ مبلغ پانچ صد روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم مسعود احمد سیکرٹری مال۔ قادیان ۱۹/۹/۶۶

الامتہ:- شہزادی بیگم موصیہ گواہ شد:- احمد حسین بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- ممتاز احمد ہاشمی۔ سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورتوں کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کردے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

افسر خزانہ

صدر انجمن احمدیہ

سیٹ مکمل کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (چوبیس ۲۴ جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

کامیابی کیلئے ذہنی اور خیالی نہیں بلکہ عملی بلند پروازی کی ضرورت ہے

اگر مثیلِ صحابہؓ بننا چاہتے ہو تو صحابہؓ جیسے کام بھی کر کے دکھاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ترقی کے لئے ذہنی اور خیالی اڑان کی نہیں بلکہ عملی پرواز کی ضرورت ہے فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں بھی خیالی بلند پروازی تو پیدا ہو گئی ہے مگر افسوس ہے کہ عملی لحاظ سے ابھی بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔ جہاں تک زبانی باتوں کا تعلق ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کو فتح کر لیں گے ہم ساری دنیا کو اسلام سکھائیں گے مگر خود پورے طور پر اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان پر شیخ چلی کی مثال صادق آتی ہے کئی سال گزر جاتے ہیں مگر ان کی روحانیت ترقی نہیں کرتی بلکہ ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے اور ان کے حالات کبھی نہیں بدلتے لیکن زبان سے یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کو اسلام سکھائیں گے ایسے دعووں کو کون عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ اس جماعت کے ذریعہ تمام دنیا کو اسلام نصیب ہو گا۔ مگر کیا تم اپنے حالات کو مدنظر رکھ کر کہہ سکتے ہو کہ یہ کام تمہارے ذریعے سے ہو گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا وہ احمدی تھا مگر اس کے دماغ میں کچھ نقص تھا اس نے کہا مجھ کو بھی الہام ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کیا الہام ہوتا ہے کہنے لگا مجھے خدا کہتا ہے تم ابراہیمؑ ہو تم موسےٰؑ ہو تم عیسےٰؑ ہو۔ اس لئے اب مجھے کیا ضرورت ہے کہ کسی اور کی فرمانبرداری کروں جب میں خود ہی سب کچھ ہوں تو مجھے کسی کو مسیح ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپ کے الہام کے الفاظ کیا ہوتے ہیں۔ اس نے کہا مجھے

خدا کہتا ہے کہ تم ابراہیمؑ ہو تم موسےٰؑ ہو تم عیسےٰؑ ہو وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ تمہارے الہام خدا کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان تمہارے ساتھ جھوٹے وعدے کرتا رہتا ہے ورنہ جب خدا نے تم سے کہا کہ تم عیسےٰؑ ہو تو تمہیں ساتھ ہی عیسےٰؑ والی طاقت بھی ملنی چاہیئے تھی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان میں مردہ زندہ کرنے کی طاقت تھی۔ بیشک اس سے جسمانی مردے مراد نہیں تھے مگر معنوی مردے تو وہ یقیناً زندہ کیا کرتے تھے اسی طرح کہا جاتا ہے کہ وہ پرندے پیدا کرتے تھے۔ اب چاہیئے ان پرندوں سے روحانی انسان مراد ہوں مگر ان میں روحانی بلند پروازی تو آپ کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی تھی۔ پھر کیا تمہارے ذریعہ سے بھی روحانی مردے زندہ

ہوتے ہیں یا تمہاری وجہ سے لوگوں میں روحانی بلند پروازی پیدا ہوتی ہے اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ید بیضا اور عصا کا نشان دیا تھا اگر واقعہ میں خدا تعالیٰ نے تمہیں موسےٰ قرار دیا ہے تو چاہیئے کہ اس قسم کا عصا تمہیں بھی ملے یا ایسی طاقت ملے جس سے دشمن تباہ ہو جائے یا دنیا سمجھے کہ تم سے عقل، نور اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کفار نے آگ میں ڈالا اور وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی کیا اس قسم کی طاقت تمہیں بھی دی گئی ہے وہ کہنے لگے ملا تو کچھ نہیں خدا صرف اتنا ہی کہتا ہے تو ابراہیمؑ ہے۔ تو موسےٰؑ ہے۔ تو عیسےٰؑ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ سب وعدے شیطان کی طرف سے ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ یہی حال ہماری جماعت کے بعض لوگوں کا ہے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم صحابہؓ کے مثیل ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ آیا صحابہؓ جیسے کام بھی کر رہے ہیں یا نہیں"۔

(الفضل ۱۱ رمئی ۱۹۶۱ء)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کیلئے

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کی طرف سے یہ شکایت کثرت سے موصول ہو رہی ہے کہ انہیں تشحیذ کا پرچہ نہیں ملتا۔ ایسے تمام خریداروں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ دسمبر کا رسالہ یکم دسمبر کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا ہے اور آئندہ بھی ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو پرچہ خریداروں کو پوسٹ کیا جائے گا۔ تمام خریدار یہ تبدیلی نوٹ کر لیں۔

(محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۲ دسمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ اسرائیل کا وجود مسلمان ملکوں خاص طور پر اردن کے لئے مستقل خطرہ ہے اس لئے تمام مسلمان ملکوں کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف اردن کی جدوجہد میں عملی امداد کریں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ اردن کی مکمل حمایت کرتا ہے اور اس کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور اردن کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو رہے ہیں

انہوں نے تربیلا بند کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم الشان بند کی تعمیر کا کام کسی بھی حال میں ترک نہیں کیا جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ دوست ملک اس بند کی تعمیر کے لئے ضروری امداد دینے سے گریز نہیں کریں گے۔

صدر ایوب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کو مضبوط، ترقی یافتہ اور خوشحال بنانے کے لئے تندہی اور جانفشانی سے کام کریں۔ انہوں نے کہا پاکستان کی عزت و سلامتی کا تقاضا ہے کہ اقوام عالم میں پاکستان کا وقار مزید بلند کیا جائے۔ اس طرح ہم امن اور حق و انصاف کے لئے زیادہ موثر طریقے کام کر سکتے ہیں۔

● واشنگٹن ۲۲ دسمبر:- امریکی ماہروں نے کہا ہے کہ چین جلد ہی جوہری تجربہ کرنے والا ہے۔ یہ تجربہ ہائیڈروجن بم کا ہو گا۔ ان ماہرین کے مطابق یہ تجربہ سنکیانگ میں کسی جگہ کیا جائے گا۔ اور چین نے اس کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ امریکی وزارتِ خارجہ کے حکام کا کہنا ہے کہ چین چند دنوں میں ایٹمی تجربہ کرے گا۔ چین کا یہ پانچواں ایٹمی تجربہ ہو گا۔ اس نے آخری تجربہ ۲۶ اکتوبر کو کیا تھا۔

● کھٹمنڈو ۲۲ دسمبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر محمد موسےٰ نے کہا ہے کہ جب تک بھارت کے ساتھ تنازعات کا پرامن تصفیہ نہیں ہو جاتا پاکستان اپنی دفاعی ضروریات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا پاکستان کو اپنے ہمسائے کے معاندانہ عزائم کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے جن کا مظاہرہ اس نے گذشتہ ۶ ستمبر کو کیا تھا۔

گورنر موسےٰ نے کہا کہ پاکستان کو مستقبل میں بھارت کی طرف سے اپنی سلامتی اور علاقائی سالمیت کو کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت چوکس اور مستعد رہنا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت اپنی دفاعی ضروریات کو دیگر تمام امور پر ترجیح دے رہی ہے۔

● نیویارک ۲۲ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کثرت رائے سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے عالمی تعلقات میں طاقت کا استعمال ممنوع ہونا چاہیئے۔ اس قرارداد کے حق میں ۹۸ اور مخالف میں دو ووٹ آئے۔ برطانیہ اور پرتگال نے مخالفت میں ووٹ دیئے آٹھ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا ہے۔

● ڈھاکہ:- ۲۲ دسمبر۔ قومی اسمبلی نے آج اسمبلی کے طریق کار کے مزید ۱۵ قواعد منظور کر لئے اس سے قبل اسمبلی سات قواعد کی منظوری دے چکی ہے کل اسمبلی نے جو قواعد منظور کئے ہیں ان میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب ان کے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں قواعد شامل ہیں۔

● نئی دہلی ۔ ۲۲ دسمبر۔ بھارتی حکومت نے ناگاؤں کے خدشہ کے پیش نظر بھوک ہڑتال کے دوران جان بحق ہونے والے سادھو رشی سوروپ کی آخری رسوم کی ادائیگی پر پابندی لگا دی ہے اہم مقامات پر مسلح پولیس تعینات کر دی گئی ہے اور دوسرے بھوک ہڑتالی سادھو کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے یہ ذبیحہ گاؤ پر پابندی کا مطالبہ منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔